

7۔ آرام و سکون

سید امتیاز علی تاج

(۱۹۰۰ء۔۔۔۔۔۱۹۷۰ء)

ابتدائی حالات:

سید امتیاز علی تاج لاہور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد، مولوی ممتاز علی کو شمس العلماء کا خطاب ملا۔ امتیاز علی تاج نے سنٹرل ماڈل سکول لاہور اور گورنمنٹ سکول لاہور سے تعلیم حاصل کی وہ مجلس ترقی ادب لاہور کے سیکرٹری بھی رہے۔ اپریل ۱۹۷۰ء میں ان کو نامعلوم شخص نے قتل کر دیا۔

اسلوب نگارش:

امتیاز علی تاج کے ڈراموں میں تمام لسانی خوبیاں موجود ہیں۔ ان کی تحریر سادہ اور بے تکلف ہے۔ وہ الفاظ کا استعمال بڑے عینیت سے کرتے ہیں اور معمولی الفاظ کو بھی اتنی خوش اسلوبی سے استعمال کرتے ہیں کہ وہ قاری کے ذہن پر گہرا اثر مرتب کرتے ہیں۔ ان کے ڈراموں کی زبان سلیس اور رواں ہے۔

مکالمہ نگاری:

امتیاز علی تاج کے ڈراموں میں چستی، برجستگی اور بے ساختگی ملتی ہے۔ کسی ڈرامے کی کامیابی کا دار و مدار اس کے مکالموں پر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے مکالمہ نگاری کی طرف خصوصی توجہ دی ہے۔ ان کے ہاں جذبات نگاری کی ایسی حسین مثالیں ملتی ہیں جو اردو کے ڈرامائی ادب میں بہت کم دستیاب ہیں۔

ان کا ایک معروف ڈراما ”آرام و سکون“ اس کی واضح مثال ہے کہ ان کے مزاج میں کہیں کوئی تکلف نظر نہیں آتا۔ بس انھوں نے معمول کے واقعات اور کرداروں کے سیدھے سادے مکالموں سے مزاج پیدا کیا ہے۔

تصانیف:

اپنے زمانہ طالب علمی میں منفرد انگریزی ڈراموں کے تراجم کر کے سٹیج پر پیش کیے۔ ۱۹۳۲ء میں مشہور زمانہ ڈراما ”اتار کلی“ لکھا۔ ان کے مزاحیہ کچھ ”چچا چکن“ کے نام سے شائع ہوئے اور بہت مقبول ہوئے۔ رسالہ ”تہذیب نسواں“ اور ”پھول“ کے مدیر رہے۔ ریڈیو پروگرام ”پاکستان ہمارا ہے“ شروع کیا اور ریڈیو کے لیے درجنوں ڈرامے اور فچر لکھے۔ بہت سی فلمی کہانیاں بھی ان کی تحریر کردہ ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
تردد	فکر، پریشان	حرارت	گرمی
علیل	بیمار	مقتوی	قوت دینے والی
نامراد	بد نصیب، محروم	نصیب دشمنان	دشمنوں کو نصیب ہو
نغمہ سرائی	گانا گانا	یک نہ شد دوشد	ایک نہیں دو، زیادہ مصیبتیں
زچ ہو کر	تھک آکر	برجستگی	بے تکلفی
نغمہ سرائی	گیت گانا	چپکا	خاموش
نامراد	منحوس	کھٹ پٹ	لڑائی جھگڑا
بین السطور	سطروں کے درمیان	اللہ مارا	بد بخت
جھونک دوں گی	جلادوں کی	اوں ہوں	کراہنے کی آواز
بدن ٹوٹنا	جسم میں درد ہونا	ہاتھ دھو بیٹھنا	محروم ہو جانا
بخشو	معاف کرو	طرح دینا	ڈھیل دینا
سر کھانے کی	بہت معروف ہونا	بوکھلانا	گھبراتا
فرصت نہ ہونا			

سبق کا خلاصہ

مصنف امتیاز علی تاج نے اس سبق میں نہایت دلچسپ انداز میں ایک صاحب خانہ کا تذکرہ کیا ہے۔ اشفاق صاحب ایک دفتر میں کام کرتے ہیں۔ مسلسل کام اور مناسب آرام نہ ملنے کی وجہ سے بیمار پڑ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کی بیگم صاحبہ کو بتایا کہ مسلسل اور زیادہ کام کی وجہ سے بیمار ہوا ہے۔ صاحب کو دوا کے ساتھ ساتھ آرام کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ان کی خوراک کے بارے میں بھی لکھ رہا ہوں۔ بیگم صاحبہ ساری گفتگو سن کر ڈاکٹر صاحب کو تسلی دلاتے ہوئے کہتی ہیں کہ میں ان کی خوراک اور ان کے آرام سکون کا ہر ممکن خیال رکھوں گی۔ ان کے آرام اور سکون کا کھل خیال رکھوں گی۔

ڈاکٹر صاحب کے جانے کے بعد بیگم صاحبہ اپنے شوہر آرام کرنے کی بار بار تلقین کرتی ہے مگر خود ذرا برابر اس بات پر عمل نہیں کرتی۔ کبھی خانے کا پوچھتی ہے تو کبھی بے نگاہی بحث شروع کر دیتی ہے۔ نوکر کو اونچی آواز سے ڈالتی ہے۔ سناپانی لے کر

تھوڑی دیر سے پہنچتا ہے تو اسے ابھرا کہنا شروع کر دیتی ہے۔ ہر ایک کو اونچی آواز سے ڈانتی ہے اور ساتھ یہ بھی کہہ رہی ہوتی ہے کہ تم لوگ میاں کو آرام نہیں کرنے دیتے۔ میاں بے محنتی باتیں اور شور مچا کر رہا ہوتا ہے۔ بیگم صاحبہ کو اس کی تکلیف کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ اسی دوران فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ اشفاق صاحب کے کمرے میں کوئی نہیں ہوتا، مجبوراً انہیں خود سننا پڑتا ہے۔ کوئی خاتون اُن سے بات کر رہی ہے۔ میں مشکل سے یہ کہہ کر نکلتے ہیں کہ بعد میں کسی وقت بات کر لینا۔ جب بیوی کو ٹیفون کا علم ہوتا ہے تو اپنے خاوند سے سوالات شروع کر دیتی ہے کہ کس کا فون تھا؟ اس کا نام کیوں نہیں پوچھا، نام پوچھنا کوئی گناہ تھا۔ پتہ نہیں کون تھی کیا ضروری بات۔ کتنی تھی؟ بھئی یہ بحث ختم نہ ہوئی تھی کہ پڑوسیوں کے صاحبزادے نے پارک میں بیگم صاحبہ کو شروع کر دیا۔ میاں شور کی وجہ سے کہتا ہے۔ بھئی آکر پڑوسیوں کے نام بیوی کو خط لکھنے کو کہتا ہے۔ بیوی خط لکھنا شروع کرتی ہے تو بچہ زور زور سے رونا شروع کر دیتا ہے۔ ان دنوں کو کمرہ بدست میں ریٹھے کوٹنا شروع کر دیتا ہے۔ میاں درد اور بے آرامی کی وجہ سے ہائے چلانے لگتا ہے۔ بے سُر گانے میں بچے کے رونے کی آواز، ہاؤن دستے کی دھمک کے اندر فقیر کی صدا شامل ہو جاتی ہے۔ میاں ہائے! توبہ، توبہ ہائے! کی آوازیں نکالتے ہوئے کہتا ہے کہ میری ٹوپی اور شیر وانی دو۔ بیوی حیران ہو کر پوچھتی ہے کہاں جانا ہے۔ میاں کہتا ہے آرام و سکون کے لئے دفتر جا رہا ہوں۔ ان سب باتوں سے بھگ آکر میاں آرام اور سکون حاصل کرنے کے لیے دوبارہ اپنے دفتر چلا جاتا ہے۔

مرکزی خیال:

میاں کام کی زیادتی اور گھر میں شور و غل کی وجہ سے علیل ہے۔ ڈاکٹر آرام و سکون کا مشورہ دیتا ہے لیکن بیوی باتونی اور لڑاکا ہے۔ اس لیے میں کو گھر میں بیوی کے رویے کی وجہ سے کوئی آرام میسر نہیں آتا۔ وہ اکتا کو اپنے دفتر کی راہ لیتا ہے گویا اس کا خیال ہے کہ ایسے گھر کی نسبت تو دفتر میں علیحدہ بیٹھ کر آرام کیا جاسکتا ہے۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: گھر میں بہرے بہتے ہیں جو کم بخت اس زور سے کندھی کھٹکھٹاتا ہے؟ اللہ ماروں کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا کہ گھر میں کوئی بیمار پڑا ہے۔ ڈاکٹر نے تاکید کی ہے کہ شور مچانے سے کہیں وقت ہے، پانی لانے کا۔ اچھی خاصی دوپہر ہونے کو آگئی ہے۔ کل اسے اتنی دیر میں آیا تو نوکری سے الگ کر دوں گی۔ میں نامراد کو بیسیوں مرتبہ کہلا چکی ہوں کہ صبح سویرے ہو جایا کرے۔ کان پر جوں نہیں رہتی۔

حوالہ متن: مصنف کا نام: امتیاز علی تاج

سبق کا عنوان: آرام و سکون

حل لغت: کم بخت: بد نصیب۔ اللہ مارے: بد بخت۔ تاکید کرنا: زور سے کہنا۔ الگ کر دینا: نکال دینا۔
نامراد: بد نصیب۔ بیسیوں مرتبہ: کئی بار۔ کان پر جو نہیں دے سکتی: اثر نہیں ہوتا۔

سیاق و سباق:

اشفاق صاحب ایک دفتر میں کام کرتے ہیں۔ مسلسل کام اور مناسب آرام نہ ملنے کی وجہ سے بیمار پڑ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کی بیگم صاحبہ کو بتایا کہ مسلسل اور زیادہ کام کی وجہ سے بخار ہوا ہے۔ صاحب کو دوا کے ساتھ ساتھ آرام کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ان کو خوراک کے بارے میں بھی سہ رہا ہوں۔ بیگم صاحبہ اپنے شوہر کو آرام کرنے کی بار بار تلقین کرتی ہے مگر خود ذرا برابر اس بات پر عمل نہیں کرتی۔ کبھی کھانے کا پوچھتی ہے تو کبھی بے تکی بحث شروع کر دیتی ہے۔ نوکر کو اونچی آواز سے ڈانتی ہے۔ سقا پانی لے کر تھوڑی دیر سے پہنچتا ہے تو اسے برا بھلا کہنا شروع کر دیتی ہے۔ ہر ایک کو اونچی آواز سے ڈانتی ہے اور ساتھ یہ بھی کہہ رہی ہوتی ہے کہ تم لوگ میاں کو آرام نہیں کرنے دیتے۔ میاں بے تکی باتیں اور شور مچا کر رہا ہوتا ہے۔ بیگم صاحبہ کو اس کی تکلیف کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر آرام و سکون کا مشورہ دیتا ہے لیکن بیوی باتونی اور لڑاکا ہے۔ اس لیے میاں کو گھر میں بیوی کے رویے کی وجہ سے کوئی آرام میسر نہیں آتا۔ وہ اتنا کر اپنے دفتر کی راہ لیتا ہے گویا اس کا خیال ہے کہ ایسے گھر کی نسبت تو دفتر میں علیحدہ بیٹھ کر آرام کیا جاسکتا ہے۔

تشریح:

مصنف کہتا ہے کہ جب ڈاکٹر صاحب میاں جی کا معائنہ کرنے کے بعد ضروری ہدایات دے کر چلا جاتا ہے تو بعد میں میاں بیوی کے درمیان کچھ غیر ضروری گفتگو جاری رہتی ہے۔ اسی دوران سقا آتا ہے اور اپنی پوری قوت سے دروازہ پیٹتا ہے۔ بیوی چلا کر کہتی ہے کہ کیا اس گھر میں بہرے بستے ہیں۔ گستاخ جو اتنی زور سے دروازہ پیٹ رہے ہو۔ کم بخت کو ذرا خیال نہیں کہ گھر میں کوئی مریض ہے۔ حالانکہ ڈاکٹر صاحب نے پُر زور تاکید کی ہے کہ گھر میں مکمل طور پر سکون ہونا چاہئے تاکہ میاں کی طبیعت جلد بحال ہو جائے۔ بیوی سنے کو مزید ڈانٹتے ہوئے کہتی ہے کہ اتنی دیر سے کیوں آئے ہو۔ اب تو دوپہر ہونے والی ہے۔ کل سے اتنی دیر سے آئے تو نوکری سے نکال دوں گی۔ بد بخت کو کئی بار کہا ہے کہ وقت پر کام کیا کرو، مگر اس پر بالکل اثر نہیں ہوتا۔

حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) روزانہ آرام و سکون نہ کیا جائے تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب۔ ہر روز آرام و سکون کے لیے وقت نہ نکالا جائے تو پھر انسان بیمار پڑ جاتا ہے اور بہت زیادہ وقت نکالنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔

(ب) بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کے لیے کیوں تیار ہو جاتا ہے؟

جواب۔ بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کے لیے اس لیے تیار ہو جاتا ہے کہ آرام و سکون کر سکوں گا۔

(ج) اس ڈرامے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب۔ اس ڈرامے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں آرام و سکون کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی

گھر میں بیمار پڑ جائے تو اس کے آرام و سکون کا خیال رکھنا گھر والوں کی ذمہ داری ہے۔

(د) بہت زیادہ شہر غل بھی ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ شور کی آلودگی سے صحت پر کیا اثر پڑتا

ہے؟

جواب۔ شور کی آلودگی انسانی نفسیات اور صحت پر گہرے منفی اثرات ڈالتی ہے۔ اعصاب پر مضر اثر پڑتا ہے۔ شور

میں کام کرنے والے لوگوں کی قوت سماعت متاثر ہوتی ہے۔ ذہنی تناؤ، بہرہ پن، سر درد اور بلند فشار خون

(بلڈ پریشر) جیسی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

(ه) صحت مند رہنے کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں؟

جواب۔ صحت مند رہنے کے لیے روحانی اور جسمانی پاکیزگی کا ہونا ضروری ہے، سادہ خوراک اور مناسب ورزش انسان

کی صحت کے لیے ضروری ہے۔ ماحول کو صاف رکھنے سے بھی انسان صحت مند رہتا ہے۔

(و) ہمسائے کی کون سی حرکت سے میاں کے آرام میں خلل پڑ رہا تھا؟

جواب۔ ہمسائے کے صاحبزادے ہارمونیم اور گانے کا شوق فرما رہے تھے جس سے میاں کا سر پھٹا جا رہا تھا اس لیے

انہوں نے اپنی بیگم سے کہا کہ انہیں خط کے ذریعے بتاؤ کہ میرے میاں بیمار ہیں اور انہیں مناسب آرام و

سکون کی اشد ضرورت ہے۔

۲۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

جواب۔

واحد	جمع	جمع	واحد
وقت	اوقات	ہدایات	ہدایت

ضرورت	ضروریات	مسائے	مسابیہ
غذا	اغذیہ		
طبیعت	طبائع		

۳۔ مندرجہ ذیل کے مذکور اور مونث لکھیں۔

جواب۔ بیگم، بیوی، فقیر، ملازم، بچہ

مذکر	مونث	مونث	مذکر
فقیر	فقیرنی	بیگم	شوہر
بچہ	بچی	بیوی	میاں
ملازم	ملازمہ		

۴۔ مندرجہ ذیل جملوں کو درست کر کے لکھیں۔

جواب۔ (الف) میرے ابو دفتر سے واپس لوٹ آئے ہیں۔

(درست جملہ) میرے ابو دفتر سے لوٹ آئے ہیں۔

(ب) ڈاکٹر نے مریض کو دوائی دی۔

(درست جملہ) ڈاکٹر نے مریض کو دوا دی۔

(ج) میرے پیٹ میں درد ہو رہی ہے۔

(درست جملہ) میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔

(د) یہ بہت پرانا ہو چکا ہے۔

(درست جملہ) یہ بہت پرانی ہو چکی ہے۔

(ه) نوکرنے کمرے میں جھاڑ دیا۔

(درست جملہ) نوکرنے کمرے میں جھاڑ دی۔

۵۔ غلط اور درست بیانات کی (✓) سے نشاندہی کریں۔

درست غلط

جواب۔ (الف) انسان کو بہت زیادہ فکر مند نہیں رہنا چاہیے۔

درست غلط

(ب) شور غل کا مریض پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

- (ج) تھوڑا سا وقت آرام کے لیے ضرور ٹکانا چاہیے۔ درست غلط
- (د) ہمیں ماحول کو آلودہ نہیں کرنا چاہیے۔ درست غلط
- (و) صرف ٹکان کی وجہ سے حرارت نہیں ہو سکتی۔ درست غلط
- (و) دو اسے زیادہ آرام و سکون ضروری ہے۔ درست غلط
- (ز) بغیر آرام کیے محنت کرتے چلے جانے سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔ درست غلط
- (ح) غذا کے معاملے میں کسی احتیاط کی ضرورت نہیں۔ درست غلط
- (ط) گرد و غبار سے صحت پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ درست غلط
- (ی) انسان کے لیے آرام و سکون بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کام۔ درست غلط

جوابات:

الف	ب	ج	د	و	ز	ح	ط	ی
درست	غلط	درست	درست	غلط	درست	درست	درست	درست

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

جواب۔ تَرْكُودٌ، مُعَايَنَةٌ، مُتَقَلِّبٌ، شَوْزُ عَلٍ، تَقْوِيَّتٌ، مَقْوِيٌّ

۷۔ درست جواب کے آگے (✓) کا نشان لگائیں۔

جواب۔ (۱) سبق ”آرام و سکون“ کے معنی کون ہیں؟

(الف) پریم چند (ب) سید امتیاز علی تاج

(ج) مولوی نذیر احمد (د) میرزا ادیب

(۲) ڈاکٹر کے مطابق میاں کو کیا بیماری تھی؟

(الف) شوگر (ب) دل کی بیماری

(ج) ٹکان اور حرکت (د) سر درد

(۳) میاں کتنے بجے دفتر جایا کرتے تھے؟

(الف) صبح آٹھ بجے (ب) شام سات بجے

(ج) صبح دس بجے (د) صبح نو بجے

(۴) ڈاکٹر نے میاں کو کس بات کی تاکید کی تھی؟

- (الف) وقت پر دوا کھانے کی (ب) انجکشن لگوانے کی
 (ج) خاموش لیئے رہنے کی (د) سیر کرنے کی
 (۵) سبق ”آرام و سکون“ میں گھریلو ملازم کا نام کیا تھا؟
 (الف) تلو (ب) تلو
 (ج) تلو (د) تلو
 (۶) گھنٹی کس نے میز سے اٹھا کر اگلی ٹیبل پر رکھی تھی؟
 (الف) بیوی نے (ب) میاں نے
 (ج) تلو نے (د) ننھے نے
 (۷) میاں صاحب کا نام کیا تھا؟
 (الف) اشتیاق (ب) مشتاق
 (ج) اشفاق (د) اسحاق
 (۸) ملازم کیا چیز کوٹ رہا تھا؟
 (الف) نمک (ب) مرچیں
 (ج) ریٹھے (د) گرم مسالا

جوابات:

۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ج	ج	ب	ب	ج	ج	ج	ب

۸۔ خالی جگہ پُر کریں۔

- جواب۔ (الف) تزدکی کوئی بات نہیں، میں نے بہت اچھی طرح معائنہ کر لیا ہے۔
 (ب) میرے خیال میں انھیں دوا سے زیادہ آرام و سکون کی ضرورت ہے۔
 (ج) اتنا کام نہ کیا کرو نصیب دشمنانِ صحت سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔
 (د) جی نہیں! دوا کی مطلق ضرورت نہیں۔
 (۵) مریض کے کمرے میں شور غل نہیں ہونا چاہیے۔
 (۶) خاموشی اعصاب کو ایک طرح کی تقویت بخشتی ہے۔

- (ز) اللہ جانے یہ کون اللہ مارا میری چیزوں کو الٹ پلٹ کرتا ہے۔
- (ح) اللہ ماروں کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا گھر میں کوئی پیار پڑا ہے۔
- (ط) میں نامراد کو بیسیوں مرتبہ کہلا چکی ہوں کہ صبح سویرے ہو جایا کرے۔
- (ی) کم بخت نے قسم کھا رکھی ہی کہ کبھی کوئی چیز ٹھکانے پر نہ رہنے دے گا۔
- (س) بچارے کو سر کھانے کی فرصت نہیں ملتی۔
- (ص) صاحب زادے نے نغمہ سرا کی نہ فرمائی تو دنیا کسی بہت بڑی نعمت سے محروم نہ ہو جائے گی۔

تھوڑی دیر سے پہنچتا ہے تو اسے ابھرا کہنا شروع کر دیتی ہے۔ ہر ایک کو اونچی آواز سے ڈانتی ہے اور ساتھ یہ بھی کہہ رہی ہوتی ہے کہ تم لوگ میاں کو آرام نہیں کرنے دیتے۔ میاں بے محنتی باتیں اور شور عن کر رہا رہا ہوتا ہے۔ بیگم صاحبہ کو اس کی تکلیف کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ اسی دوران فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ اشفاق صاحب کے کمرے میں کوئی نہیں ہوتا، مجبوراً انہیں خود سننا پڑتا ہے۔ کوئی خاتون اُن سے بات کر رہی ہے۔ میں مشکل سے یہ کہہ کر نکلتے ہیں کہ بعد میں کسی وقت بات کر لینا۔ جب بیوی کو ٹیلفون کا علم ہوتا ہے تو اپنے خاوند سے سرائی شروع کر دیتی ہے کہ کس کا فون تھا؟ اس کا نام کیوں نہیں پوچھا، نام پوچھنا کوئی گناہ تھا۔ پتہ نہیں کون تھی کیا ضروری بات۔ اتنی تھی؟ بھئی یہ بحث ختم نہ ہوئی تھی کہ پڑوسیوں کے صاحبزادے نے پار مونیجنا شروع کر دیا۔ میاں شور کی وجہ سے کربت ہے۔ بچ آکر پڑوسیوں کے نام بیوی کو خط لکھنے کو کہتا ہے۔ بیوی خط لکھنا شروع کرتی ہے تو بچہ زور زور سے رونا شروع کر دیتا ہے۔ ان دنوں کو کرباؤں دستے میں ریٹھے کوٹنا شروع کر دیتا ہے۔ میاں درد اور بے آرامی کی وجہ سے ہائے چلانے لگتا ہے۔ بے سُر گانے میں بچے کے رونے کی آواز، ہاؤں دستے کی دھمک کے اندر فقیر کی صدا شامل ہو جاتی ہے۔ میاں ہائے توبہ، توبہ ہائے! کی آوازیں نکالتے ہوئے کہتا ہے کہ میری ٹوپی اور شیر وانی دو۔ بیوی حیران ہو کر پوچھتی ہے کہاں جانا ہے۔ میاں کہتا ہے آرام و سکون کے لئے دفتر جا رہا ہوں۔ ان سب باتوں سے بچ آکر میاں آرام اور سکون حاصل کرنے کے لیے دوبارہ اپنے دفتر چلا جاتا ہے۔

مرکزی خیال:

میاں کام کی زیادتی اور گھر میں شور و غل کی وجہ سے علیل ہے۔ ڈاکٹر آرام و سکون کا مشورہ دیتا ہے لیکن بیوی باتونی اور لڑاکا ہے۔ اس لیے میں کو گھر میں بیوی کے رویے کی وجہ سے کوئی آرام میسر نہیں آتا۔ وہ اکتا کو اپنے دفتر کی راہ لیتا ہے گویا اس کا خیال ہے کہ ایسے گھر کی نسبت تو دفتر میں علیحدہ بیٹھ کر آرام کیا جاسکتا ہے۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: گھر میں بہرے بہتے ہیں جو کم بخت اس زور سے کندی کھٹکھٹاتا ہے؟ اللہ ماروں کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا کہ گھر میں کوئی بیمار پڑا ہے۔ ڈاکٹر نے تاکید کی ہے کہ شور نہ ہونے پائے اور اس سے کہو یہی وقت ہے، پانی لانے کا۔ اچھی خاصی دوپہر ہونے کو آگئی ہے۔ کل اسے اتنی دیر میں آیا تو نوکری سے الگ کر دوں گی۔ میں نامراد کو بیسیوں مرتبہ کہلا چکی ہوں کہ صبح سویرے ہو جایا کرے۔ کان پر جوں نہیں رہتی۔

حوالہ متن: مصنف کا نام: امتیاز علی تاج

سبق کا عنوان: آرام و سکون

حل لغت: کم بخت: بد نصیب۔ اللہ مارے: بد بخت۔ تاکید کرنا: زور سے کہنا۔ الگ کر دینا: نکال دینا۔
نامراد: بد نصیب۔ بیسیوں مرتبہ: کئی بار۔ کان پر جو نہیں دے سکتی: اثر نہیں ہوتا۔

سیاق و سباق:

اشفاق صاحب ایک دفتر میں کام کرتے ہیں۔ مسلسل کام اور مناسب آرام نہ ملنے کی وجہ سے بیمار پڑ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کی بیگم صاحبہ کو بتایا کہ مسلسل اور زیادہ کام کی وجہ سے بخار ہوا ہے۔ صاحب کو دوا کے ساتھ ساتھ آرام کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ان کو خوراک کے بارے میں بھی سہ رہا ہوں۔ بیگم صاحبہ اپنے شوہر کو آرام کرنے کی بار بار تلقین کرتی ہے مگر خود ذرا برابر اس بات پر عمل نہیں کرتی۔ کبھی کھانے کا پوچھتی ہے تو کبھی بے تکی بحث شروع کر دیتی ہے۔ نوکر کو اونچی آواز سے ڈانتی ہے۔ سقا پانی لے کر تھوڑی دیر سے پہنچتا ہے تو اسے برا بھلا کہنا شروع کر دیتی ہے۔ ہر ایک کو اونچی آواز سے ڈانتی ہے اور ساتھ یہ بھی کہہ رہی ہوتی ہے کہ تم لوگ میاں کو آرام نہیں کرنے دیتے۔ میاں بے تکی باتیں اور شور مچا کر رہا ہوتا ہے۔ بیگم صاحبہ کو اس کی تکلیف کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر آرام و سکون کا مشورہ دیتا ہے لیکن بیوی باتونی اور لڑاکا ہے۔ اس لیے میاں کو گھر میں بیوی کے رویے کی وجہ سے کوئی آرام میسر نہیں آتا۔ وہ اتنا کر اپنے دفتر کی راہ لیتا ہے گویا اس کا خیال ہے کہ ایسے گھر کی نسبت تو دفتر میں علیحدہ بیٹھ کر آرام کیا جاسکتا ہے۔

تشریح:

مصنف کہتا ہے کہ جب ڈاکٹر صاحب میاں جی کا معائنہ کرنے کے بعد ضروری ہدایات دے کر چلا جاتا ہے تو بعد میں میاں بیوی کے درمیان کچھ غیر ضروری گفتگو جاری رہتی ہے۔ اسی دوران سقا آتا ہے اور لہنی پوری قوت سے دروازہ پیٹتا ہے۔ بیوی چلا کر کہتی ہے کہ کیا اس گھر میں بہرے بستے ہیں۔ گستاخ جو اتنی زور سے دروازہ پیٹ رہے ہو۔ کم بخت کو ذرا خیال نہیں کہ گھر میں کوئی مریض ہے۔ حالانکہ ڈاکٹر صاحب نے پُر زور تاکید کی ہے کہ گھر میں مکمل طور پر سکون ہونا چاہئے تاکہ میاں کی طبیعت جلد بحال ہو جائے۔ بیوی سنے کو مزید ڈانٹتے ہوئے کہتی ہے کہ اتنی دیر سے کیوں آئے ہو۔ اب تو دوپہر ہونے والی ہے۔ کل سے اتنی دیر سے آئے تو نوکری سے نکال دوں گی۔ بد بخت کو کئی بار کہا ہے کہ وقت پر کام کیا کرو، مگر اس پر بالکل اثر نہیں ہوتا۔

حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) روزانہ آرام و سکون نہ کیا جائے تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

WANT TO DOWNLOAD NOTES OF ANY CLASS?

[Click Me to Download](#)
(I'll Bring You There)



**Top Study World is one of the best notes
providers in Pakistan for FREE!**